امام عزالدین عبدالسلام نابلسی نے اور، ان سے امام ابن حجر مکی نے فتاوی کبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ: **والانحناء البالغ الی حدالرکوع لا یفعله احد لاحد کالسجود ولا باس بما نقص من حد الرکوع لمن یکرم من اهل الاسلام** یعنی حد رکوع تک کوئی کسی کے لئے نہ جھکے جیسے سجدہ، اور اس قدر سے کم میں حرج نہیں کہ کسی اسلامی عزت والے (مسلمان) کے لئے جھکے۔ فتاوی عالمگیری اور فتاوی امام تمرتاشی مین لکھا ہے کہ: یکرہ الانحنا عند التحیۃ وبہ ورد النہی۔ یعنی سلام کرتے وقت جھکنا منع ہے (کیونکہ) حدیث میں اس سے ممانعت کی گئی ہے۔

یہاں تک تو بات تھی سلام کے لئے جھکنے کی، رہا معاملہ اسپورٹس میں کھلاڑیوں کے کمر کمر تک رکوع کی طرح جھکنے کا تو اگرچہ کھلاڑیوں کی نیت اور ارادہ کسی مخلوق کی عبادت کا اس میں نہیں ہوتا۔ لیکن

چونکہ وہ جھکنا بھی آداب وتحیہ ہی کے لئے ہوتا ہے اس لئے قیاس یہ کہتا ہے کہ اس کا حکم وہی ہو جو سلام کے لئے جھکنے کا ہے۔ مسلم ممالک میں آپس کی اسپورٹس اور اولمپکس میں تو اسلامی حکومتوں اور مسلم ممالک کے مفتیان کرام کو اس سے سختی سے منع کردینا چاہئے۔ اور جہاں تک بین الاقوامی اولمپکس اور اسپورٹس کا تعلق ہے تو وہاں مسلم ممالک کے کھلاڑیوں اور ان کی ٹیموں کے مینیجرز اور وزراء کھیل وثقافت کو مل کر یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ چونکہ اس طرح جھکنا ہماری شریعت میں ممنوع، (حرام یا کم از کم مکروہ) ہے۔ اس لئے ہمیں اس سے مستثنی رکھا جائے۔

دوسرا اہم مسئلہ انسانی (نسوانی) دودھ کے بینکوں کا ہے۔

فقہ اسلامی کے ایک اور معزز قاری نے (جو خود ماشاء اللہ ایک مفتی ہیں) ازراہِ لطف عنایت ہمیں ایک استفسار ارسال کیا ہے اور وہ خود اس مسئلہ پر کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ استفسار انسانی (نسوانی) دودھ کے بینکوں کے قیام سے متعلق ہے۔

اس سلسلہ میں تمہیدا ہماری گزارش یہ ہے کہ یورپ سے آنے والی ہر وبا اور ادا کو جب تک ہم قبول نہ کرلیں کوئی اور ہمیں کہے نہ کہے ہم خود کو بنیاد پرست تصور کرتے رہتے ہیں۔ اور کسی چیز کی ہمارے ہاں ضرورت ہو نہ ہو ہم اس میں مغرب کی تقلید ضرور کرتے ہیں اور ضرورت کا عذر

تلاش کر ہی لیتے ہیں۔ مغربی ممالک میں دودھ کے بینکوں کا تصور اس لئے ہے کہ وہاں بچوں کے بارے میں یہی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ ہے کس کا؟ اس لئے وہاں کسی سے اس کے والد کا نام پوچھنا ایسے ہی ہے جیسے کسی کو مادرزاد گالی دینا۔ چونکہ انہوں نے اپنے نسب اور نسل کی حفاظت کو ضروری نہیں سمجھا یا بد قسمتی سے وہ حفاظت نسل کر نہیں سکے، جبکہ اسلام نے حفاظت نسل ونسب کا انتظام بہت ہی عمدہ کر دیا اس لئے ہمارے ہاں دودھ کے بینکوں کی وہ ضرورت نہیں جو ان کے ہاں ہے، انہیں دودھ کے بینکوں کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ سڑکوں پر سے ملنے والے بچے، کلبوں میں جنم لینے والے بچے، دیگر مختلف اداروں میں بن باپ پیدا ہونے والے بچے کسی مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے منتظر ہوتے ہیں اور مرضعہ کا متبادل دودھ کے بینک ہیں۔

۲۔ وہاں کسی عورت کا دودھ کسی دوسری عورت کے بچے کو پلانے سے کوئی رشتہ رضاعت کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا، جبکہ یہاں رشتہء رضاعت کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اس لئے ہمارے ہاں دودھ کے بینکوں کا قیام ایک فتنہ سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوگا۔ ہمیں دودھ کے بینکوں کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ اسلام نے اس کا بہترین نعم البدل ہمیں مرضعہ کی صورت میں عطا کیا ہے اور ہمارے ہاں مرضعات مل جاتی ہیں، جبکہ وہاں صورتحال مختلف ہے۔ اس لئے بلا سوچے سمجھے اسلامی ممالک میں دودھ کے بینک قائم کرنا یورپ کی ایسی نقالی ہوگی جس کا فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوگا اور قرآن کریم نے یہ . دیا کہ شراب اس لئے حرام کی گئی کہ واثمھما اکبر من نفعھما۔ کہ اس خبیث شئی میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی اور اس کا نقصان اس کے نفع سے بڑھا ہوا ہے لہذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلم ممالک میں دودھ کے بینکوں کے قیام کو منع کیا جائے کہ ان کے قیام سے بھی فائدہ کم اور مفسدہ زیادہ ہے۔

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جو، تنظیم اسلامی کانفرنس کے زیر اہتمام قائم ہونے والا ایک ادارہ ہے، اس کی کونسل کا دوسرا اجلاس جدہ میں مؤرخہ ۱۰ تا ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸/دسمبر ۱۹۸۵ء منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں ''دودھ کے بینک'' کے موضوع پر فقہی اور طبی نقطہ ہائے نظر سے مقالات پیش کیے گئے، اکیڈمی کے ارکان نے دونوں قسم کے مقالات پر غور وخوض کیا اور اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث ومباحثہ کیا۔ جس سے واضح ہوا کہ: ان بنوک الحلیب تجربة قامت بھا الامم الغربیة ثم ظھرت مع التجربة بعض السلبیات الفنیة والعملیة فیھا فانکمشت وقل

الاهتمام بها.

ثانيا : وان الاسلام يعتبر الرضاع لحمة كلحمة النسب يحرم به ما يحرم من النسب باجماع المسلمين . ومن مقاصد الشريعة الكلية المحافظة على النسب ، وبنوك الحليب مؤدية الى الاختلاط او الريبة .

ثالثا : ان العلاقات الاجتماعية في العالم الاسلامي توفر للمولود الخديج او ناقص الوزن او المحتاج الى اللبن البشري في الحالات الخاصة ما يحتاج اليه من الاسترضاع الطبيعي . الامر الذي يغني عن بنوك الحليب .

مندرجہ بالا عربی عبارات کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(۱): (خواتین کے) دودھ کے بینکوں کے قیام کا تجربہ سب سے پہلے مغربی اقوام نے کیا ۔اس تجربے کے ساتھ سائنسی اور تکنیکی اعتبار سے اس کے کچھ منفی اثرات ظاہر ہوئے ،جس کے بعد ان بینکوں کے قیام کا رجحان کم ہو گیا۔

(۲) : اسلام رضاعت کے ذریعے وجود میں آنے والے رشتے کو نسب کے رشتے کے برابر خیال کرتا ہے اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ نسب کے ذریعے جو رشتے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت کے ذریعے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ شریعت کے اہم مقاصد میں سے ایک نسب کی حفاظت ہے، جب کہ "دودھ کے بینکوں" کے نتیجے میں نسب مخلوط یا مشکوک ہو جاتا ہے۔

(۳): عالم اسلام میں اجتماعی تعلقات کا نظام ایسا ہے کہ اگر کوئی بچہ حمل کی معروف مدت سے پہلے پیدا ہو جائے ، یا اس کا وزن کم ہو یا مخصوص حالات میں وہ انسانی دودھ کا محتاج ہو، تو طبیعی طور پر اس کی دودھ کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے ، لہٰذا دودھ کے بینک قائم کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

چنانچہ مندرجہ بالا امور کی روشنی میں بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کی کونسل نے اس مسئلہ پر ایک قرارداد کے ذریعہ شرعی فیصلہ اس طرح جاری کیا ہے۔

قرار داد

اول: عالمِ اسلام میں خواتین کے دودھ کے بینک کے قیام کو روکا جائے۔

دوم: ایسے بینک سے حاصل شدہ دودھ کے پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔